# صوبائی اسمبلی صوبہ خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 13 مارچ 2014 بمطابق 11 جمادی الاول 1435 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ٱلرَّحْمَـٰنُo عَلَّمَ ٱلْقُرْءَانَo خَلَقَ ٱلْإِنسَـٰنَoعَلَّمَهُ ٱلْبَيَانَo ٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ oوَٱلنَّجْمُ وَٱلشَّجَرُ يَسْجُدَانِo وَٱلسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ ٱلْمِيزَانَo أَلَّا تَطْغَوْا۟ فِى ٱلْمِيزَانِo وَأَقِيمُوا۟ ٱلْوَزْنَ بِٱلْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا۟ ٱلْمِيزَانَo وَٱلْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِoفِيهَا فَـٰكِهَةٌ وَٱلنَّخْلُ ذَاتُ ٱلْأَكْمَامِo وَٱلْحَبُّ ذُو ٱلْعَصْفِ وَٱلرَّيْحَانُo فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِo

ترجمہ: (خدا جو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول۔ تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: آج تمام اراکین اسمبلی کو پتہ ہے کہ آپ کو آج ہم نے ایک دعوت کا اہتمام کیا ہے، دعوت کا اہتمام کیا ہے تو دعوت تو Hopefully سب کو مل چکی ہو گی، اگر کسی کو دعوت نہیں ملی ہے تو میں یہاں سے آپ سب کو پھر سے دعوت دیتا ہوں اور ایک ریکویسٹ بھی کرتا ہوں، آج ہم نے اجلاس بھی کوشش کی ہے کہ ٹائم پر شروع کر لیں اور ہم نماز تک کوشش کریں گے کہ چلائیں، پھر تھوڑا Refresh ہو کر ہم نکلیں گے تاکہ وہ ہو جائے۔ آج چونکہ 'پرائیویٹ ممبر ڈے' ہے، ہمارے پاس صرف ایک پرائیویٹ بل آیا ہے اور باقی حکومت کی کچھ لیجسلیشن ہے، وہ ہو گی۔ میں یہاں جو ہمارے میڈیا کے ساتھی بیٹھے ہیں، میں آپ کو بھی باقاعدہ اس میں دعوت دیتا ہوں کہ آپ لوگ بھی آج ہمارے مہمان ہونگے، آپ کا بہت شکریہ۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: میں پہلے چھٹی کی جو کچھ درخواستیں ہیں، میں وہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں: محترمہ نسیم حیات صاحبہ، ایم پی اے 13-03-2014; جناب سردار ظہور صاحب، ایم پی اے 13-03-2014; جناب زاہد خان درانی صاحب، ایم پی اے 13-3-2014; جناب افتخار مشوانی، ایم پی اے 13-03-2014; جناب امجد خان آفریدی 13-03-2014۔ منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

## توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Okay, 'Call Attention Notices': Mr. Muzaffar Said, MPA, to please move his call attention notice. (Not present, it lapses). Sardar Aurangzeb Nalota, MPA, to please move his call attention notice.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کے توسط سے اسمبلی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ صوبائی حکومت نے دھمتوڑ بانڈہ سید خان شکر میرہ حویلیاں میں ہاؤسنگ سوسائٹی کیلئے زمین Acquire کرنے کے احکامات صادر کئے ہیں اور سیکشن فور بھی لگا دیا ہے جوان مواضعات کے عوام نے یکسر مسترد کیا اور اپنی زرعی زمینیں ہاؤسنگ سوسائٹی کیلئے دینے سے انکار کیا اور سراپا احتجاج ہیں، لہذا صوبائی حکومت سیکشن فور فوری طور پر کینسل کر کے عوامی رائے کا احترام کرے اور بانڈہ سید

خان شکر میرہ کا سیکشن فور کینسل کیا جائے اور جو لوگ وہاں آباد ہیں اور انکی زمینوں کے مالکان ہیں، یہ زمینیں جو ان کی اپنی ذاتی بسر واوقات کیلئے بھی ناکافی ہیں، ان کا سیکشن فور کینسل کر کے عوامی رائے کا احترام کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! یہ بالکل جہاں پر ہاؤسنگ کالونیاں بنائی جاتی ہیں تو وہ فارغ زمینیں ہوتی ہیں اور وہاں پر حکومت بناتی ہے لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ جہاں پر یہ جگہ Acquire کی گئی ہے ہاؤسنگ کالونی بنانے کیلئے تو وہ کوئی دو کنال، کوئی چار، کوئی دس کنال کے مالک ہیں وہ لوگ اور ان کی اپنی وہ زرعی زمینیں ہیں اور ان کی اپنی گزر واوقات کیلئے ناکافی ہیں تو حکومت نے اس کے اوپر سیکشن فور لگا دیا تو میں آپ سے گزارش کرونگا، حکومت سے گزارش کرونگا کہ یہ سیکشن فور فی الفور کینسل کر کے ان زمینوں کو آزاد کیا جائے، ان لوگوں کی زرعی زمینیں ہیں، وہ نہیں دینا چاہتے ہیں اور جہاں پر ضرورت ہے، کسی اور جگہ پر بنائیں۔ اگر یہ لوگ نہیں دینا چاہتے ہیں تو کیوں زبردستی وہاں پر حکومت یہ بنانا چاہتی ہے یہ ہاؤسنگ کالونی؟ تو

----

<u>جناب سپیکر</u>: جناب علی امین گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب علی امین خان (وزیر مال)</u>: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ یہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ نے ایک ریکویسٹ بھیجی ہے کہ سیکشن فور لگا کر یہاں پر ایک سوسائٹی وہ بنانا چاہتا ہے، اس کے اوپر سیکشن فور لگایا گیا ہے اور جو حکومت کی پالیسی ہے اس حوالے سے، ان سب کو سامنے رکھ کے اب تک جس طرح سسٹم کے تحت کیا جاتا ہے، اس طریقے سے کیا جا رہا ہے اور اس میں اگر عوام کے کوئی تحفظات ہیں اور جو حکومت کی پالیسی ہے، اس کے مطابق کوئی ان کے Reservations اگر ہیں تو ان شاءاللہ ہم ان کو دیکھیں گے اور کوئی بھی ایسی زیادتی نہیں ہوگی اور اگر عوام کو اس سے کوئی نقصان کا اندیشہ ہے اور ان کے ذریعہ معاش میں کوئی فرق آتا ہے تو حکومت کبھی بھی ایسا نہیں کرے گی اور یہ ہمارے پاس آجائیں۔ جن لوگوں کی اس پر کچھ Complaints ہیں، جن لوگوں کے یہ نام لے رہے ہیں، وہ احتجاج کر رہے ہیں، ان کی Written میں درخواست ہمارے پاس لے آئیں تو ہم ان شاءاللہ ان کے ساتھ بیٹھ کے اور اس درخواست کو دیکھ کر، ان

کے مالکانہ حقوق دیکھ کر کہ کیا وہ لوگ وہاں پر مالک ہیں بھی؟ اور اس کے بعد بیٹھ کر ان شاءاللہ ایک ایسالائحہ عمل بنائیں گے کہ ان شاءاللہ عوام کو کوئی بھی ایسی دشواری نہیں آئے گی ان شاءاللہ۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔ سردار ادریس صاحب پہلے بات کریں گے، سردار ادریس صاحب۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے جو بھی بات رکھی ہے، میں جب پچھلے ہفتے، دو ہفتے پہلے ایبٹ آباد میں تھا تو اس وقت وہاں پر Farmers کا ایک بہت بڑا ڈیلیگیشن آیا تھا اور یقیناً لوگوں کے اندر بے چینی اور بددلی اس سے پھیل رہی ہے کہ کسی Elected representative سے اور مقامی لوگوں سے اس ضمن میں کوئی Consult نہیں کیا گیا اور دوسری بات یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ ایبٹ آباد ایک چھوٹی سی جگہ ہے اور ہمارے پاس جو زیر کاشت رقبہ ہے، وہ بہت کم ہے اور یہ علاقہ جو ہے، یہ وہ جگہ ہے جہاں پر پورے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کیلئے سبزیاں اور دوسری ساری زرعی اجناس وہاں پر ہوتی ہیں اور اس ضمن میں اگر حکومت کوئی کالونی بنانا بھی چاہتی ہے تو Already ایبٹ آباد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے جو زمین Acquire کی ہوئی ہے، وہاں پر انہوں نے آکشن کی ہوئی ہے، وہاں پر اس میں کوئی نہ بجلی ہے، نہ گیس ہے، نہ کوئی دوسری ضروریات ہیں اور نئے تجربے کر کے لوگوں کے اندر بے چینی اور بددلی نہیں ہونی چاہیے اور اگر وہاں پر بہت ضروری، اگر ہاؤسنگ والوں نے وہاں پر ایک ہاؤسنگ سوسائٹی بنانی ہی ہے تو مقامی ایم پی ایز کے ساتھ بیٹھ کے Consult کریں اور جب پچھلے دنوں، میں جب وہاں پر موجود تھا، ڈاکٹر اظہر صاحب ہمارے ایم این اے ہیں، ان کے پاس بھی اس علاقے کے کافی لوگ آئے ہیں اور میں ان کی بات کی تائید کرتا ہوں کہ It has happened اور That land should not be acquired unless it is subjected to prior consultation with the concerned MPAs and representatives. Thank you very much.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اچھا، جی میڈم۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ بہت اہم مسئلہ جو ہے، ہاؤس کی توجہ مبذول کرائی ہے اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے۔ یہ یہاں پر جتنے بھی ایسے Hilly areas ہیں، ان میں جو ایگریکلچرل لینڈ ہے، وہ بہت کمزور ہے، بہت کم ہے، تو اس لحاظ سے اس کو ہاؤسنگ کالونی بنانے کیلئے بھی کافی مسائل در پیش ہونگے۔ میرا یہ اگر آپ 241 رول کے تحت آپ کے پاس یہ Residuary powers ہیں، آپ اس کو ریفر کر دیں ہاؤسنگ سٹینڈنگ کمیٹی کو تاکہ اس پر باقاعدہ بات چیت ہو، یعنی اس پر غور و خوض ہو اور اس کے بعد پھر یہ فیصلہ سیکشن فور کے ختم کرنے کا ہو سکے۔ میرا خیال ہے یہ Best چیز ہے۔

جناب سپیکر: میں یہ Suggest کرونگا، علی صاحب، علی امین، علی امین بات کرنا چاہتے ہیں اس کے حوالے سے۔

وزیر مال: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جہاں تک بات ہے کہ یہ علاقے کو دیکھ کے یہ سارا کچھ کیا گیا ہے اور جو انہوں نے ایک پوائنٹ Raise کیا ہے، یہ بڑا Valid point ہے۔ اس سے پہلے جو کالونیاں بنتی رہی ہیں سیکشن فور لگانے کے بعد، ان میں نکاسی کے اور پینے کے پانی کے اور روڈز کے کافی مسئلے آئے ہیں لیکن ان شاءاللہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت جو ہے، وہ اس دفعہ بڑا پلان کر کے یہ سارا کام کر رہی ہے اور Make sure کر رہی ہے، ریونیو ڈیپارٹمنٹ Make sure کر رہا ہے اس چیز کا ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کہ اگر وہ کوئی بھی اس طرح کا سیکشن فور لگائے، کوئی بھی اگر اس طرح کی چیز بنائے گا تو اس پر عوام کو جو سہولیات ہیں جتنی بھی، وہ پہلے مہیا کرے گا اور اس کے بعد کالونی کی کوئی بھی Sale یا Planning کی جائے گی اور جہاں تک بات ہے، یہ جو ابھی انہوں نے دوبارہ جتنے سوالات کئے ہیں، ان کے حوالے سے جن لوگوں کے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں تو ان کی ہمیں ابھی تک کوئی بھی باقاعدہ In writing کوئی Complaint نہیں آئی ہے، مالکان کی طرف سے، اور اگر یہ ہمیں In writing مالکان کی Complaints بھیجیں گے اور ہم چیک کریں گے کاغذات کے اندر کہ کیا وہ مالکان ہیں بھی صحیح ہمارے ریونیو کے کاغذات کے اندر؟ تو ہم بالکل آپس میں بیٹھ کے پہلے اس چیز کو دیکھ لیں گے اور پھر اگر اس کے بعد

بھی کوئی مسئلہ ایسا بنتا ہے جو آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں ڈالا جائے تو وہ بعد میں پھر ہم، یہ سب کچھ کرنے کے بعد پھر بعد میں ڈال دیں گے اس کو ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: میں اس پر یہ اتنا کہونگا کہ ایک آپ یہ اہتمام کریں کہ 'کنسرنڈ' ایم پی ایز اور ایم این ایز کو On board کر کے ان کی مشاورت سے اقدامات کریں اور جو وہاں کے فارمرز ہیں یا لینڈ اونرز ہیں، ان کو بھی اعتماد میں لیں تاکہ ان کی اس میں ہو جائے۔جی، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے جو انہیں ہدایت کی ہے کہ 'کنسرنڈ' ایم پی ایز اور ایم این ایز، سر! یہ ایم پی ایز، ایم این ایز کی بات نہیں ہے، سردار ادریس صاحب نے یہاں وضاحت بھی کی ہے، اتنا سخت احتجاج انہوں نے ایبٹ آباد میں کیا ہے کہ تین دفعہ ڈی سی صاحب کے دفتر میں آ کے روڈ انہوں نے بلاک کیا ہے اور ڈی سی صاحب کے دفتر پر وہ حملہ آور ہوئے ہیں اور ہم وہاں پر گئے ہیں اور لوگوں کو ریکویسٹ کی ہے، ان سے وعدہ کیا ہے، اسی لئے میں یہ کال اٹینشن نوٹس لایا ہوں۔ میں نے کہا اسمبلی میں ان شاءاللہ میں 'کنسرنڈ' منسٹر اور حکومت سے یہ اعلان کراؤنگا کہ آپ کی جگہ وہ اس میں نہیں لائیں گے۔ ایبٹ آباد میں سر! ایک ہاؤسنگ سوسائٹی Already بنی ہوئی ہے، وہ بالکل غیر آباد ہے، مجھے نہیں معلوم کہ حکومت کیوں وہاں پر بنانا چاہتی ہے، انہیں کیا ضرورت ہے وہاں پر ہاؤسنگ سوسائٹی بنانے کی؟ اس میں، میری سمجھ سے بالاتر بات ہے، نہ انہوں نے کسی ایم پی اے نہ ایم این اے کو اعتماد میں لیا ہے اور زبردستی جا کے قبضہ کر رہے ہیں جبکہ ہاؤسنگ سوسائٹی تو وہاں کے لوگوں کی مشاورت سے بنائی جاتی ہے۔ چلو ایم پی اے، ایم این اے کو آپ نہیں بھی Consult کرتے ہیں تو ان لوگوں کی مشاورت سے آپ ان کی جگہ Acquire کریں، خواہ مخواہ انہوں نے لوگوں کی جگہ Acquire کر لی ہے اور ایک بہت بڑا مسئلہ، سر! ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد ایک پر امن شہر ہے اور وہاں پر جو معاملہ پیدا ہو رہا ہے سر، اس سے تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑی گڑ بڑ ہو گی اور یہ ساری چیز، تو میں ریکویسٹ کرونگا سپیکر صاحب! آپ سے کہ آپ یہ رولنگ دیں کہ یہ جگہ جو آپ نے Acquire کی، جس کا سیکشن فور کیا ہے، یہ فوری طور پر منسٹر صاحب اس کو کینسل کریں اور آپ کا حکم مانیں اور میں نہیں سمجھتا کہ جس طرح یہ کہہ رہے ہیں، یہ ایک رواج بن گیا ہے سر، منسٹر صاحبان کہتے ہیں جی میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں ادھر بیٹھتا ہوں، ہم ادھر

بیٹھ کر مسئلہ حل کریں گے۔ میرا ان سے کیا جھگڑا ہے کہ مجھے یہ بٹھاتے ہیں اپنے ساتھ؟ جھگڑا تو اس علاقے کے عوام کا ہے، ان لوگوں کا ہے، وہ جگہ نہیں دے رہے ہیں، آپ کیوں زبردستی وہاں پر بنا رہے ہیں؟ سر، یہ جمہوری حکومت ہے، یہ کوئی مارشل لاء تو نہیں ہے کہ جدھر آپ کی مرضی جا کے آپ جگہ Acquire کر لیں اور زبردستی لوگوں کا گلہ دبالیں؟ یہ بات نہیں ہے۔ ابھی یہ اعلان کریں کہ ہم اس جگہ پر لوگوں کی مرضی کے بغیر نہ ہاؤسنگ سوسائٹی وہاں پر بناتے ہیں اور نہ یہ جگہ لیتے ہیں۔ یہ واپس کریں جگہ سر۔

جناب سپیکر: یہ Really میں معذرت سے کہتا ہوں، ہمیں جو اسمبلی رولز اینڈ ریگولیشنز ہیں، اس کے Through جانا پڑے گا، یہ ڈیبیٹ اس میں نہیں ہو سکتی، میں معذرت کے ساتھ، میں اس میں ایک تو یہ سمجھتا ہوں کہ پہلے جو 'کنسرنڈ' منسٹر ہیں، وہ ایم پی ایز اور ایم این ایز اور جو ان کی نمائندگی رکھتے ہیں (مداخلت) میں بات ختم کروں نا جی، ان کے ساتھ بیٹھیں، اگر پھر بھی نہیں ہوتا تو بے شک پھر ہم اس کو کمیٹی میں ڈالتے ہیں یا جو بھی طریقہ کرتے ہیں لیکن Through Procedure۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر صاحب! میں اس پر ایک بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔ جی فیصل زمان صاحب، اچھا ہے، چلو آپ بولیں، نہیں ہیں تو آپ کو۔۔۔۔۔

راجہ فیصل زمان: میری Suggestion یہ ہے کہ اس کو Held in abeyance کر لیں، پھر میٹنگ کر لیں، لوگوں کو ایک میسج چلا جائے گا کہ اس آرڈر کو فی الحال وقتی طور پر Held in abeyance کر لیا گیا ہے۔ اگر اس کی میٹنگ میں کوئی اچھا ریزلٹ نکل آیا تو ٹھیک ہے، نہ نکلا Held in abeyance سے ان کو بھی ایک اچھا میسج چلا جائے گا، اس سیکشن چار کو آپ Held in abeyance کر دیں، اس سے ان کو میسج اچھا چلا جائے گا کہ گورنمنٹ اس پر Positively سوچ رہی ہے اور اگر وہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ جائیں گے تو کوئی ریزلٹ نکل آئے گا اس کا۔

جناب سپیکر: علی امین۔

وزیر مال: دیکھیں جی، کوئی بھی حکومت کے اقدامات اس طرح Held in abeyance نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ جو یہ بات کر رہے ہیں کہ ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر کے باہر انہوں نے احتجاج کیا ہے، ابھی تک نہ تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کو یہ چیز بھیجی ہے اور نہ ہی ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ نے ریونیو

ڈیپارٹمنٹ کو یہ چیز ریفر کی ہے، تو ہمیں ابھی تک اس کے اندر کوئی بھی معلومات، ایسی کوئی بھی چیز نہیں آئی اور آپ کو یہ بتادیا گیا ہے کہ پہلے ہمیں آپ ان لوگوں کے نام دیں، ہم پہلے ریونیو ریکارڈ میں چیک کرینگے کہ کیا یہ لوگ جو احتجاج کر رہے ہیں، کیا یہ قابضین ہیں یا واقعی مالکان ہیں؟ اگر وہ مالکان ہیں اور ان کے حقوق ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم ان شاءاللہ کسی کا حق کھانے کیلئے یہاں نہیں بیٹھے ہوئے ہیں اور جو ان کو اعتراض ہو گا اس بات کے اوپر لیکن پہلے ان کا یہ Analysis کرنا ضروری ہے کہ کیا یہ لوگ مالکان ہیں بھی یا نہیں؟ ہمارے ریکارڈ میں اس کے بعد جب ہمیں پتہ چل جائے گا کہ وہ مالکان بھی ہیں اور وہ اس کے باوجود چاہتے ہیں کہ جو حکومت کی پالیسی ہے، سیکشن فور کے بعد Payment کرنے کی یا پلاٹ دینے کی آفر انہیں قبول نہیں ہے تو ہم ان کو اچھی آفر دینگے اور اگر پھر بھی راضی نہیں ہونگے تو ہم وعدہ کرتے ہیں آپ سے، کسی کی جگہ پر قبضہ اس طرح نہیں کرینگے۔ اس کے بعد پہلے ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے آپ بیٹھ کر ان لوگوں کے مسائل کو ہم سن لیں گے، بیٹھ کر آپ ان کو Represent کریں، جو ایم پی ایز ہیں، جو ایم این ایز ہیں وہاں کے اور اس کے بعد پھر اگر مسئلہ حل نہیں ہوتا تو پھر کمیٹی میں جائے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اس کے بعد ہم بھی آپ کا ساتھ دینگے، کمیٹی میں بیٹھیں گے، اس مسئلے کا حل نکالیں گے لیکن پہلے ہمیں اپنے آپ کو کلیئر کرنا ضروری ہے کہ کیا واقعی یہ جو لوگ جن کا آپ ذکر کر رہے ہیں، جن کا آپ نام لے رہے ہیں، کیونکہ ابھی تک ہمارے پاس In writing کوئی ایسی Complaint نہیں آئی ہے، ڈیپارٹمنٹ کو بھی نہیں آئی ہے، نہ ہی انتظامیہ کی طرف سے آئی ہے، تو ہم پہلے Verify کرینگے اس چیز کو، جو ہمارا حق بنتا ہے کہ واقعی یہ لوگ پہلے مالکان ہیں بھی، جو اتنا بڑا دعویٰ کر رہے ہیں حکومت کے اوپر؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: اس کے بارے میں میں صرف اتنا کہوں گا۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، نلوٹھا صاحب! میں سمجھ گیا۔ اس میں اتنا کریں کہ آپ تو ایک Proper briefing کروادیں ایم پی ایز کی جو وہاں کی نمائندگی رکھتے ہیں، ان سے Feedback لے لیں، اگر کوئی

ہے تو اس کو Revisit کر لیں لیکن سب سے پہلے، سب سے پہلے اس کی Serious concern Proper briefing لے لیں۔ تھینک یو۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فار ہیلتھ،۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Honorable Minister for Health, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Transplantation Regulatory Authority Bill, 2014.

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو): تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: دیکھیں میں نے خود اس کی ایک Commitment دیدی ہے، اس طرح نہیں ہوتا، دیکھیں نلوٹھا صاحب! ایک پروسیجر، ایک طریقے سے چلتا ہے نا جی۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

(شور اور قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: سر، اس پر 52 کے تحت بحث ہو نہیں سکتی ہے، آپ (b) 52 دیکھیں، اس میں بحث نہیں ہوتی جی۔

جناب سپیکر: دیکھیں (شور) آپ بات کر لیں، میں نے تو کہا ہے، وضاحت کی ہے کہ اسمبلی کو خاص کر جو 'کنسرنڈ' ایم پی ایز ہیں علاقے کے، ان کو On board کر کے ان کی مشاورت کے بعد کوئی Decision لیا جائے۔

## مسودات قانون کا متعارف کرایا جانا

پارلیمانی سیکرٹری (سی اینڈ ڈبلیو): شکریہ، جناب سپیکر۔

I, on behalf of the Health Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Transplantation Regulatory Authority Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid, it stands introduced. Honourable Minister for Information, the honourable Member, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Surrender of Illicit Arms Bill, 2014.

Parliamentary Secretary for C&W: I, on behalf of honouable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Surrender of Illicit Arms Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Honourable Member, Arif Yousaf, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership Bill, 2014.

Parliamentary Secretary for C &W: Thank you, Sir. I, on behalf of honouable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Honourable Member, Arif, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Journalists Welfare Endowment Fund Bill, 2014.

Parliamentary Secretary for C&W: Thank you, Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Journalists Welfare Endowment Fund Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Honourable Member, Arif Yousaf, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, River Protection (Amendment) Bill, 2014.

Parliamentary Secretary for C&W: Thank you, janab Speaker. I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, River Protection (Amendment) Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Honourable Member, Arif Yousaf, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization (Amendment) Bill, 2014.

Parliamentary Secretary for C & W: Thank you, janab Speaker. I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization (Amendment) Bill, 2014, in the House.
Mr. Speaker: It Stands introduced.

مظفر سید صاحب آئے ہیں کہ نہیں؟ اچھا، اس کا ایک بل ہے جو آج، وہ Available نہیں ہے تو اس کا وہ Lapse ہوتا ہے۔

سردار محمد ادریس: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: بس صرف یہ دو وہ کرتے ہیں پھر آپ کو موقع ہے کہ جتنا بولنا چاہیں، بولیں۔ ایک منٹ، ختم ہو گیا؟ اچھا جی، سردار ادریس صاحب، سردار ادریس صاحب۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! ایگریکلچرل لینڈ کو، یہ لاء ہی نہیں ہے کہ آپ اس کو Convert کریں سوسائٹی کے اندر، یا تو آپ کو قانون کے اندر ترمیم کرنا پڑے گی اور ہمارے پاس جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس صوبے میں ایگریکلچرل لینڈ بہت مختصر ہے اور بالخصوص ایبٹ آباد کے اندر، پورے ایبٹ آباد کو اور اس پورے ریجن کو جو Vegetables اور جو دوسری چیزیں جو Provide کر رہا ہے، وہ یہی علاقہ ہے اور یہ بڑا سرسبز علاقہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پہ پانی اور وہ ساری Facilities موجود ہیں، اگر اس کو آپ، I will appreciate اور Even کہ He belongs to Opposition Party لیکن I will definitely support him کیونکہ جو چیز غلط ہے، (تالیاں) جناب سپیکر! ہمیں یہاں پر جو چیز ٹھیک ہے، اس کو ہمیں ٹھیک کہنا پڑے گا اور جو چیز غلط ہے، اس کو ہمیں غلط کہنا پڑے گا Even کہ اگر ہم سارے ایم پی ایز متفق بھی ہوں پھر بھی، ہم چیف منسٹر صاحب سے ملے تھے میں اور ڈاکٹر اظہر صاحب اور ہم نے چیف منسٹر صاحب سے بات کی تھی And he is very kindly agreed at that time کہ Definitely ہم یہاں پر ایگریکلچرل لینڈ کو We will not allow any one to utilize that land for the society purpose، لہذا اس پر تو کم از کم ایک بات کلیئر ہے، اس پر نہ کسی کو بیٹھنے کی ضرورت ہے اور نہ کسی کو اس مسئلے پر جا کر فرد دکھانے کی ضرورت ہے کہ فلاں

بندے جو Agitate کر رہے ہیں، اس کے کسی پاس فرد موجود ہے یا نہیں ہے؟ پورے جتنے بھی لینڈ اونرز ہیں، جب ہم کہہ رہے ہیں We are saying with responsibility کہ کوئی بھی وہاں پر لینڈ اونر اس پر Agree نہیں ہے اور اگر وہ Agree ہو بھی تو پھر بھی We will not allow any one to utilize the agricultural land for the society purpose، ایک تو یہ بات ہے۔ سر، دوسری بات میں یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ ابھی شدید برفباری ہوئی ہے، ابھی گلیات کے ایریا کے اندر اور بکوٹ سرکل کے اندر اور I would like to thank Minister Education کہ انہوں نے وہاں کے (مداخلت) ایک سیکنڈ سر! کہ جنہوں نے جناب سپیکر! وہاں پر پیپرز جو ہو رہے تھے سیکنڈری بورڈ کے، انہوں نے اس کو Postpone کیا ہے اور چھٹیاں بھی دس پندرہ دن کی دی ہیں لیکن ابھی تک وہ روڈز کلیئر نہیں ہوئے ہیں، I have spoken اور جس ٹھیکیدار کو وہاں پر ٹھیکہ دیا گیا ہے، اس کے پاس ایف ایچ اے کا بھی ٹھیکہ ہے جس کو کے پی ایچ اے کہتے ہیں اور سی اینڈ ڈبلیو کا بھی ہے، اس کے پاس مشینری نہیں ہے، آج چوتھا دن ہو گیا ہے، وہاں کے لوگوں کے پاس اشیاء کی کمی ہو گئی ہے، لہذا میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ کے توسط سے میں یہاں پہ منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ وہاں پر روڈ کی صفائی کا، بالخصوص پہلے جب تک 'مین' روڈ صاف نہیں ہو گا، 'مین' روڈ جب تک یہ صاف نہیں ہو گا اور اس کے بعد جو اس کے لینک روڈز ہیں، وہ بھی صاف نہیں ہو سکیں گے اور وہاں پر روڈ کی صفائی کے، جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ وہاں پر تین Aligned departments ہیں جو روڈ کی صفائی کرتے ہیں، کے پی ایچ اے، سی اینڈ ڈبلیو ہے اور جی ڈی اے ہے، ایک ڈیپارٹمنٹ کی مشینری پہنچی ہے باقی دونوں ڈیپارٹمنٹس کی مشینری نہیں پہنچی ہے، لہذا لوگوں کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ متعلقہ منسٹر کو ہدایت کریں کہ وہ وہاں پر خود بھی جائیں تاکہ لوگوں کی مشکلات وہاں پر کم ہوں۔ Thank you very much, ji.

جناب سپیکر: جناب قلندر لودھی صاحب، قلندر لودھی صاحب کچھ بولنا چاہتے ہیں نا جی، آپ کا ایشو ہے سیاسی، وہ بھی کہنا چاہتے ہیں نا کچھ۔

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر خوراک): نلوٹھا صاحب نے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے بات کی ہے، سردارادریس صاحب نے بات کی ہے، یہ بالکل Clear cut بات ہے کہ لاء میں اس کی Provision ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کا بھی یہی ہے اور پراونشل گورنمنٹ کا بھی یہی ہے کہ اگیریکلچرل لینڈ کو ہاؤسنگ سوسائٹیز کیلئے نہیں لیا جائے گا، اگر اس کیلئے کوئی ایسی پریشانی بن جائے کہ Alternate جگہ نہ ملے، پھر بھی اس کو سوچنا پڑے گا۔ تو میری ریکویسٹ ہے منسٹر صاحب سے کہ اس کو Review کریں اور اس کا وزٹ کرلیں، Practically اس کا وزٹ کرلیں اور اپنا سارا سٹاف اور ڈیپارٹمنٹ ساتھ رکھیں، دیکھ لیں کہ وہاں کیا ہے، یہ مسئلہ کیا ہے؟ اگر یہ اگیریکلچرل لینڈ ہے تو پھر اس کو Insist نہ کریں، اگر وہاں Provision ہے تو پھر میرے بھائیوں کو مطمئن کرکے یہ بات کی جائے لیکن یہ Revisit کریں، اس کو Review کریں اور اس کو وزٹ کرلیں، میری یہ ریکویسٹ ہوگی۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ علیزئی صاحب۔ اس کے بعد سمیع اللہ علیزئی۔

جناب سمیع اللہ علیزئی: بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ Thank you very much, honorable Speaker۔ میں اس ایشو سے تھوڑا سا ہٹ کر ایک اور ایشو ہے، میں نے پچھلی اسمبلی میں بھی جی، ڈپٹی سپیکر صاحب اس کو چیئر کر رہے تھے، ایک بہت ہی اہم مسئلہ اٹھایا تھا ایوان کے سامنے جی جو کہ اگیریکلچرانکم ٹیکس کا ہے، سر! میں آپ کو تھوڑا سا اس کے بارے میں بریف کرنا چاہتا ہوں کہ Agriculturists جو ہم لوگ ہیں، وہ ایسی واحد کمیونٹی ہے کہ جس میں ہم پانچ ٹیکسز گورنمنٹ کو دے رہے ہیں اور جو آپ گندم کی قیمت دیکھیں تو پچھلے چار سال سے اس کا ایک من جو ہے، وہ نو سو روپے پہ آرہا ہے۔ آپ گنے کی قیمت دیکھیں تو وہ دو سال سے وہی ٹھہری ہوئی ہے، ڈیزل جو ہے، وہ آپ پچھلے پانچ سال میں دیکھیں کتنا بڑھ گیا ہے، ڈی اے پی کتنی زیادہ بڑھ گئی ہے، یوریا کتنا زیادہ بڑھ گیا ہے، میری سر! آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اگیریکلچرانکم ٹیکس جو ہے، 2001 کے اندر یہ لاگو ہوا تھا جی، اور 2001 سے، پھر اس میں 2010 کے اندر، آنریبل سر! 2010 کے اندر انہوں نے اس میں امنڈمنٹس کی ہیں، جس طرح لوگ کہتے ہیں کہ جاگیرداری یا نوابی نظام یا یہ نظام تو تقریباً پچاس سال پہلے ہی ختم ہو گیا ہے، ابھی تو جو ہم زمیندار لوگ ہیں، وہ اپنے صرف سفید کپڑے بچا رہے ہیں اور جو Tax net میں لایا ہے، ساڑھے بارہ ایکڑ والا جو ہے، زرعی

اس میں Irrigated land جو ہے جسے ساڑھے باڑا ایکڑ والا لایا ہے اس میں تو سارے کا سارا جو ہے غریب ہاری اور غریب کسان ہیں۔ تو میری سر آپ سے چیئر سے یہ ریکویسٹ ہے کہ Kindly اسے کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اس میں ہم بھی بیٹھ جائیں گے سٹیک ہولڈرز کمیٹی بھی بیٹھ جائے گی اور جو ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کے ساتھ بھی ہماری بات چیت ہو جائے گی، تو میری آنریبل چیئر سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ صاحب! آپ تو یہ ہے کہ اس پہ آپ Proper ایک کال اٹینشن یا ایڈجرمنٹ موشن لے آئیں اور اس پہ چونکہ قانون سازی ہو چکی ہے تو جو Legal procedure ہو، Adopt کریں، اس طرح تو آپ نے بات کی، آپ کا موقف مطلب سنا گیا ہے لیکن اگر آپ اس میں Interested ہیں تو Proper اس پہ ایک کوئسچن لائیں اسمبلی میں۔ میڈم! بہت معذرت کے ساتھ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے سردار ادریس صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر پہ یہ دوبارہ Allow کیا، ہم سب کو منسٹر ریوینو کی Intention پہ کوئی شک نہیں ہے، وہ انہوں نے اگر سیکشن فور کیا ہے تو ظاہر ہے ہاؤسنگ منسٹری کے کہنے پہ کیا ہو گا اور ان کی بھی Intentions اچھی ہیں لیکن ایک جو میں ٹیکنکل پوائنٹ بتا دیتی ہوں اور یہ میرے فاضل ممبروں نے اس کو بتایا ہے کہ ایگریکلچرل لینڈ کو اگر آپ نے کسی بھی کمرشل یا ہاؤسنگ کے پراجیکٹس کیلئے استعمال کرنا ہو گا تو اگر یہ Available land ہے جہاں پہ تو پھر اس میں بھی ممانعت ہے لینڈ ریوینو ایکٹ کے تحت بھی۔ دوسرا سر! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ اس میں ایم پی ایز، ایم این ایز جو لوکل ہیں، وہ آئیں لیکن میرا خیال ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی آن ہاؤسنگ کو اگر آپ یہ ریفر کرتے ہیں، It is in good spirit، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، نہ ہی اس میں کوئی گورنمنٹ کی سبکی ہے بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تمام Threadbare analysis ہو جائے گی، ممبران کو بلالیں گے جو 'کنسرنڈ' لوگ ہیں، وہ بھی آجائیں گے اور اس کو جلد از جلد جس طرح اورنگزیب نلوٹھا صاحب کی Anxiety ہے کہ وہاں پہ لوگ بہت Agitative ہیں اور کسی بھی لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کو ہمیں نظر انداز یا Avert کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ اس پر فی الفور کریں آپ، میرا خیال ہے اس میں کوئی بھی مضائقہ نہیں، کوئی سبکی نہیں ہے، اس کو Good spirit میں لینا چاہیئے، جو سٹینڈنگ کمیٹی آن ہاؤسنگ ہے، اسی Purpose کیلئے ہے اور

241رول کے تحت آپ کے پاس یہ Inherent powers ہیں کہ جس طرح میرے بھائی عارف یوسف نے کہا کہ اس پہ ڈیبیٹ Allow نہیں ہوسکتی، بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ آپ اس پہ نہیں کر سکتے لیکن آپ کے پاس یہ اختیار ہے کہ آپ اس کو ریفر کر سکتے ہیں اور اس کو Allow بھی کر سکتے ہیں کسی ممبر کو کیونکہ یہ بہت اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اور مجھے پتہ ہے، آپ خود بہت سنجیدہ شخص ہیں اور وہ ایک بڑا مسئلہ بننے سے پہلے ہی آپ اس کے تدارک کیلئے عملی اقدام کریں گے تو اس کو ضرور ہاؤسنگ کمیٹی کو ریفر کریں، بجائے اس کو ہم ایک لمبا سلسلہ دینے کے ہاؤس کو Put کریں، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں بات کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب بھی آگئے ہیں کہ منسٹر صاحب میری بات کو مذاق سمجھ کر ٹالنے کوشش کر رہے ہیں اور جو میں نے بات کی ہے، اس کی تائید، سردار ادریس صاحب کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں، قلندر لودھی صاحب کا، انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ کا بھی کہ وہاں پہ جناب سپیکر صاحب! لاء اینڈ آرڈر کا میں نے کہا ہے کہ مسئلہ پیدا ہوگا، پانچ دفعہ جلوس نکلے ہیں ایبٹ آباد شہر میں اور ڈی سی صاحب کے دفتر کے باہر لوگ جمع ہوئے۔ اب ایک چیز قانونی طور پہ آپ اس کو وہاں پہ ہاؤسنگ سوسائٹی نہیں بنا سکتے ہیں ایگریکلچرل (لینڈ پر)، جس طرح قلندر لودھی صاحب نے مرکزی اور صوبائی حکومت کا آئینی طور پر حوالہ دیا ہے، تو میں حیران ہوں جی کہ کیوں منسٹر صاحب اس کے اوپر بضد ہیں اور پھر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے نوٹس میں نہیں آیا ہے۔ جناب! میں وفد لیکر ہاؤسنگ سوسائٹی کے سیکرٹری صاحب کے پاس حویلیاں سے پشاور آیا ہوں جی، بیس تیس لوگ تھے، ان لوگوں نے یہاں پہ آکر احتجاج کیا، ہم یہ جگہ نہیں دینگے ہاؤسنگ کیلئے اور منسٹر صاحب ادھر موجود تھے، آج امجد آفریدی صاحب نہیں تشریف لائے ہیں، انہوں نے علی امین صاحب کو آگے کر دیا ہے، ایک تو جناب سپیکر صاحب! یہ بڑی زیادتی ہے، جس آدمی کے ساتھ ہمارا Related کوئی کوئسچن ہوتا ہے یا کال اٹینشن

ہوتا ہے، وہ خود نہیں آتا دوسرے منسٹر کے حوالے کر دیتا ہے، یہ بیچارے ایبٹ آباد سے واقف نہیں ہے، انہیں علم نہیں ہے کہ ایبٹ آباد کی کیا پوزیشن ہے ؟اب تین جو ہم ادھر ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے ایم پی ایز ہیں جی، دو حکومت کے ہیں اور میں اپوزیشن سے ہوں، انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ، ہم چیخ رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں جی کہ لوگوں سے ہم معلومات حاصل کریں گے، کیا ہم لوگوں کے نمائندے نہیں ہیں سر؟ چار ایم پی ایز ہم یہاں پہ جو ایبٹ آباد سے تعلق رکھتے ہیں، ہم کہہ رہے ہیں کہ مہربانی کرکے اس کو آپ یہی پہ اعلان کریں، سیکشن فور ختم کریں یا پھر سر! اس کو کمیٹی کے حوالے کریں، جس طرح انسیہ زیب طاہر خیلی صاحبہ نے کہا ہے۔ اگر منسٹر صاحب اس کے اوپر بضد ہیں تو پھر آپ اس کو کمیٹی کو ریفر کردیں، پہلے تو سی ایم صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، میں سی ایم صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ جناب سی ایم صاحب منسٹر صاحب کا تو میں بڑا حیران ہوں کہ ہم سب ایم پی ایز احتجاج کر رہے ہیں اور یہ ہماری بات کو اس طرح مذاقاً انداز میں ٹال رہے ہیں، تو سی ایم صاحب اعلان کردیں کہ یہ سیکشن فور ہم ختم کرتے ہیں، ہم عوام کی خواہشات، یہ عوامی حکومت ہے تو عوامی حکومت کو عوامی خواہشات کا احترام کرنا چاہیئے، یہ کوئی ڈیکٹیٹر کی اسمبلی نہیں ہے کہ بس جو آپ آرڈر کریں گے، وہ Done order اور لوگوں کی رائے کا آپ احترام نہیں کریں گے، یہ جو ایم ایز یہاں پہ چیخ رہے ہیں، وہ کیوں چیخ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: علی امین، علی امین صاحب! چونکہ ہمارے پاس اس وقت ایجنڈا ختم ہو چکا ہے اور ہمارے سی ایم صاحب بھی آج پہنچ چکے ہیں تو میں نے ہی کہا کہ چلو ایجنڈا ہمارا Complete ہو چکا ہے، سی ایم صاحب اس ایشو پہ بات کرنا چاہتے ہیں، میں سی ایم صاحب کو۔۔۔۔۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! نلوٹھا صاحب اور میں تو آرہا تھا انیسہ بہن کی بھی بات شروع ہو رہی تھی، اس پر ہم نے کافی ڈسکشن کی اور میں نے بھی معلومات کی ہیں، مجھے جو انفارمیشن ہے، یہ سات ہزار کنال Acquire کر رہے ہیں اور سات ہزار میں کوئی دو ڈھائی ہزار کنال ایسی زمین ہے جو ایگریکلچرل لینڈ ہے، Already میں ہاؤسنگ منسٹر کو کہہ چکا ہوں کہ اس میں ایگریکلچرل لینڈ جو ہے، وہ آپ Acquire نہ کریں اور جو ایگریکلچرل لینڈ نہیں ہے، وہ Acquire کرلیں تاکہ لوگوں کو مسئلہ نہ ہو۔ پھر ساتھ ساتھ ہم جو نیا سسٹم لے آئیں کہ ہم یکسالہ پہ لوگوں سے زمین نہیں لے رہے ہیں کیونکہ یکسالہ بہت

کم (قیمت) ہوتی ہے اور لوگ پھر شور مچاتے ہیں، ہم چار کنال کے بدلے ایک Developed plot دینگے اور لوگوں سے صلاح کر کے ہم ان کو مطمئین کریں گے۔ اس طرح موٹروے والے سیکشن میں جو ہم سٹی بنا رہے ہیں، اس کا بھی یہ فیصلہ ہوا ہے۔ پشاور میں جو ہم نے ڈیڑھ، تقریباً سوا لاکھ کنال زمین لی ہے، وہ بھی لوگوں سے بیٹھ کر ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ چار کنال کے بدلے ایک پلاٹ آپ کو دینگے، جو لاہور میں بھی ہو رہا ہے جو اسلام آباد میں بھی ہو رہا ہے اور وہ شہروں کے اندر زمینیں دے رہے ہیں لیکن مطمئن ہیں کیونکہ یکسالہ کی قیمت کم ہوتی ہے اور Developed plot میں ان لوگوں کو بہت فائدہ ہے، تو ہم ان شاءاللہ آپ سے بیٹھ کر جو ایگریکلچرل لینڈ ہے، ہماری پوری کوشش ہوگی، ہم اس کو Acquire نہیں کریں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ایک دفعہ پھر آپ کو یاد دلاؤں کہ آج ان شاءاللہ تعالیٰ دعوت ہے، سب آئیں گے تو ابھی اجلاس کو Adjourn کرتے ہیں، ان شاءاللہ کل تین بجے جو ہے نا، دوبارہ اجلاس ہوگا۔

---

(اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 14 مارچ 2014 بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)